از عدالتِ عظمیٰ

ٹرسٹیز آف پورٹ آف مدراس

بنام

میسرس ناگاویدو لنگھی اور کمپنی و دیگراں

تاریخ فیصلہ: 21، اپریل 1995

[کلدیپ سنگھ، این وینکٹاچلا اور ایس صغیر احمد، جسٹس صاحبان]

ایکٹ، 1962 سمندری بندر گاہ- کسٹم علاقہ - کپڑے کا سامان — کسٹم افسر کے ذریعے غیر قانونی حراست - بر آمد کنندہ مرسل -ڈیمرج اور دیگر اتفاقی الزامات کی ادائیگی کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا گیا۔

پورٹ آف مدراس کے اپیلنٹ ٹرسٹیز نے مدعا علیہ کے خلاف کسٹمز کے کلکٹر کے ذریعے پورٹ آف مدراس کے کسٹمز ایریا میں غیر قانونی طور پر رکھے گئے کچھ ٹیکسٹائل سامان کے سلسلے میں ڈیمریج چارجز اور دیگر اتفاقی الزامات کی وصولی کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ سٹی سول کورٹ نے اس مقدمے کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ سامان کے بر آمد کنندہ کو چارجز کی ادائیگی کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا جب کہ سامان کو کسٹم ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کسٹم کے کلکٹر نے غیر قانونی طور پر حراست میں لیا تھا۔ عدالت عالیہ نے سٹی سول کورٹ کے ذریعے منظور کیے گئے فیصلے اور برخاستگی کے درجے کی توثیق کی۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف اس عدالت میں اپیل کی گئی۔

اپیل کی اجازت دینا اور اپیل کے تحت فیصلے اور ڈگری کو کالعدم قرار دینا، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: انٹرنیشنل ایئرپورٹس اتھارٹی آف انڈیا بنام میسرز گرینڈ سلیم انٹرنیشنل اینڈ دیگر (1995) 1 اسکیل 859 میں اس عدالت کا فیصلہ جو کسٹم حکام کے ذریعے ہوائی اڈے کے کسٹم ایریا میں غیر قانونی طور پر رکھے گئے سامان کے درآمد کنندہ- مرسل کے ذریعے ڈیمریج چارجز اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

دیگر اتفاقی چارجز کے حوالے سے ہے، کسٹم ایکٹ کے تحت کسٹم حکام کے ذریعے سمندری بندرگاہ کے کسٹم ایریا میں غیر قانونی طور پر رکھے گئے سامان کے برآمد کنندہ-مرسل کے ذریعے ڈیمر تیج چارجز یا اتفاقی چارجز ادا کرنے کی ذمہ داری پر یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے، کسٹم حکام کے ذریعے غیر قانونی طور پر رکھے گئے ایسے سامان کے لیے، حقیقت یہ ہے کہ ان کا تعلق درآمد کنندہ-مرسل الیہ یا برآمد کنندہ-مرسل سے ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

انٹرنیشنل ایئرپورٹس اتھارٹی آف انڈیا بنام میسرز گرینڈ سلیم انٹرنیشنل اینڈ دیگران ، (1995)1 اسکیل 859، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1519، سال 1982۔

اے نمبر 494، سال 1973 میں مدراس عدالت عالیہ کے 1.7.77 کے فیصلے اور حکم سے۔

جی وشوناتھ ایر، ایس وینکٹسورن، ڈاکٹر شنکر گھوش، ایس بالاک رشتن، ایس پرساد، اندو ملہوترا، محترمہ آیاشاکھتری، سی وی ایس راؤ، (این پی)، راہل دوے، ارون کٹھپالیا، آر اے پیرومل، امیت تھوپر، منوج پلائی برائے ڈی این گپتا، ایچ کے دت (این پی)، رنجن مکھرجی، اے ڈی سیکری، ای آر کمار، ای آر کمار، پی ایچ پاریکھ کیلئے۔حاضر فریقین کے لئے جے بی ڈی اینڈ کمپنی (این پی) اور ایس آر سیٹیا۔

عدالت کا فیصلہ وینکٹچلا، جسٹس نے سنایا۔

وینکٹاچلا، جسٹس-اپیل کنندہ مقدمے میں مدعی تھا-O. S. No. 3980/69 مدراس کی سٹی سول کورٹ میں، درخواست گزار مدراس کی سٹی سول کورٹ میں مقدمہ نمبر 3980/69 میں مدعی تھا، جبکہ مدعاعلیہان 1 سے 5 اس میں مدعی تھے۔یہ مقدمہ مدعی پورٹ آف مدراس کے ٹرسٹیز نے مدعاعلیہان کے خلاف پورٹ آف مدراس کے کسٹم ایریا میں ان کی تحویل میں موجود کچھ ٹیکسٹائل سامان کے سلسلے میں ڈیمر ریج کے الزامات اور دیگر اتفاقی الزامات کی وصولی کے لیے دائر کیا تھا۔مدعا علیہ-I ان اشیا کا مرسل- برآمد کنندہ تھا۔مدعاعلیہ-2 شپنگ ایجنٹ تھا جسے ان سامان کو برآمد کرنے کے لیے جہاز پر رکھنا پڑتا تھا۔مدعاعلیہ-5 مدعاعلیہ-2 فرم کا مبینہ جانشین ہے۔مدعاعلیہ-4 کسٹمز کا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

کلکٹر ہے جو یونین آف انڈیا کی جانب سے مدعا علیہ-3 مدراس بندرگاہ کے کسٹمز کے علاقے میں سامان کی غیر قانونی حراست کا ذمہ دار تھا جس کی وجہ سے مدعی کی طرف سے ڈیمریج کے الزامات اور دیگر اتفاقی الزامات کے دعوے کو جنم دیا گیا۔

سٹی سول کورٹ نے تمام مدعا علیہان کے خلاف مقدمہ خارج کر دیا کیونکہ اس کے خیال میں ان سامانوں کے برآمد کنندہ کو ڈیمرج چارجز اور ان سامانوں کے لیے قابل ادائیگی اتفاقی چارجز کا ذمہ دار نہیں ٹھہرایا جا سکتا جب کہ انہیں مدعا علیہان-4 کے ذریعے پورٹ آف مدراس کے کسٹم ایریا میں غیر قانونی طور پر حراست میں لیا گیا تھا، جس کا مقصد کسٹم ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرنا تھا۔ مدعی نے اس فیصلے کی درستگی اور سٹی سول کورٹ کی ڈگری پر سوال اٹھایا جس نے تمام مدعا علیہان کے خلاف اپنے مقدمے کو مسترد کرتے ہوئے، اپیل نمبر 73/494 میں مدراس عدالت عالیہ کے سامنے اپیل پیش کی۔ لیکن اس اپیل کو بھی خارج کر دیا گیا۔

یہ اس اپیل کو خارج کرنے کا فیصلہ اور ڈگری ہے جس کے ذریعے سٹی سول کورٹ کے ذریعے مقدمے کو مسترد کرنے کے فیصلے اور ڈگری کی تصدیق کی جاتی ہے، جس کے خلاف مدعی کی موجودہ اپیل میں اس عدالت میں اپیل کی جاتی ہے۔

ہم نے اپیل میں فریقین کے لیے فاضل وکیل کو سنا ہے۔ انٹرنیشنل ایرپورٹ اتھارٹی آف انڈیا بنام میسرز گرینڈ سلیم انٹرنیشنل اینڈ دیگر ان، [1995] 1 اسکیل 859 میں اس عدالت کے تین ججوں کی بنچ نے فیصلہ دیا ہے کہ سامان کا درآمد کنندہ کسٹم ایکٹ کے تحت کسٹم حکام کے ذریعہ ہوائی اڈے کے کسٹم ایریا میں غیر قانونی طور پر رکھے گئے اپنے سامان کے سلسلے میں ڈیمریج چارجز و دیگر اں اتفاقی چارجز ادا کرنے کی اپنی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتا۔ کسٹم حکام کی طرف سے ہوائی اڈے کے کسٹم ایریا میں غیر قانونی طور پر رکھے گئے سامان کے درآمد کنندہ-مرسل الیہ کی طرف سے ڈیمریج چارجز و دیگر اں اتفاقی چارجز کی ذمہ داری کے حوالے سے اس عدالت کا مذکورہ فیصلہ کسٹم ایکٹ کے تحت کسٹم حکام کی طرف سے سمندری بندرگاہ کے کسٹم ایریا میں غیر قانونی طور پر رکھے گئے سامان کے برآمد کنندہ-مرسل کی طرف سے ڈیمریج چارجز یا اتفاقی چارجز کی ادائیگی کی ذمہ داری پر لاگو ہوتا ہے، کسٹم حکام کی طرف سے غیر قانونی طور پر رکھے گئے ایسے سامان کے لیے،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حقیقت یہ ہے کہ ان کا تعلق درآمد کنندہ- مرسل الیہ یا برآمد کنندہ- مرسل سے ہے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔

معاملے کے مذکورہ نظریہ میں، اپیل کے تحت فیصلوں اور ڈگریوں کو کالعدم قرار دیا جاسکتا ہے اور مدعی کا مقدمہ برآمد کنندہ- مرسل، مدعاعلیہ- 1 کے خلاف خارج ہونے کا مطالبہ کرتا ہے۔

نتیجے میں، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، نیچے کی عدالتوں کے فیصلوں اور ڈگریوں کو الگ کرتے ہیں اور مدعاعلیہ- 1 کے خلاف مقدمہ او ایس 69 / 3980 کو اخراجات کے ساتھ ڈگری اجراء کرتے ہے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document